السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص (لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) کا اقرار کرتا ہے اور باقی چار ارکان نماز' زکوٰۃ' روزہ اورحج پر عمل پیرا نہیں ہوتا، نہ دوسرے نیک اعمال کرتا ہے جو شریعت اسلامی میں مطلوب ہیں۔ کیا وہ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوگا جس کی وجہ سے تھوڑی دیر کےلئے بھی جہنم میں داخل نہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرا ہے اور نماز' روزہ، حج' زکوٰۃ پر عمل نہیں کرتا اوران چاروں ارکان کے وجوب کا انکار کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک رکن کے وجوب کا منکر ہے حالانکہ اسے علماء کے ذریعے معلوم ہوچکا ہے کہ یہ اعمال فرض ہیں تو ایسا شخص مرتد ہوجاتا ہے۔ اس سے توب ہکا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ تسلیم کی جائے گی۔ اس کے بعد اگر اس کی وفات ایمان پر ہوئی تو وہ شفاعت کا مستحق ہوگا۔ لیکن اگر وہ ان اعمال کے ترک پر مصر ہو تو اسے اسلامی حکمران مرتد ہونے کی وجہ سے سزائے موت دے گا اور اسے قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی نہ کسی اور نیک آدمی کی۔ اگر وہ صرف نماز سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ترک کردے تو اس کے متعلق علمائے کرام کا زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہے اور یہ ایسا کفر ہے کہ وہ ملت اسلامیہ سے بھی خارج ہوجاتا ہے۔ چنانچہ وہ زکوٰۃ' روزہ اورحج بیت اللہ کا بھی تارک ہو تو پھر تو بدرجہ اولیٰ کافر ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ اسی حالت میں فوت ہوجائے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نیک آدمی کی شفاعت کا مستحق نہیں ہوگا۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ ان ارکان کا تارک عملی کافر کہلائے گا، حقیقی کافر نہیں ہوگا۔ لہٰذا اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔ ان علماء کی رائے میں بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب مسلمان اگر ایمان کی حالت میں فوت ہوتا ہے تو شفاعت کا مستحق رہے گا۔

اللجنة الدائمة۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

فتویٰ (۲۱۹٦)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ33

محدث فتویٰ